السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں، علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نبی ﷺ سے مدد چاہنا یعنی یوں کہنا کہ فلاں کلام نبی ﷺ کی مدد سے کروں گا، جائز ہے یا نہیں، اس کا جواب فقہاء کے قول سے تحریر فرمادیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ سے مدد چاہنا، یعنی یوں کہنا کہ فلاں کام رسول اللہ ﷺ کی مدد سے کروں گا، جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ شرک ہے مجمع البحار میں ہے کرہ[1] مالک ان یقول زرنا قبرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعللوہ بان لفظ الزیارۃ صار مشترکا بین ماشرع ومالم یشرع فان منہم من قصد بزیارۃ قبو الانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبورھم و یدعو عندھا ویسئلھوا لحوائج وھذ الایجوز عنداحد من علماء المسلمین فان العبادۃ و طلب الحوائج والاستعانہ حق اللہ وحدہ (انتہی۔ (سید محمد نذیر حسین

مسئلہ:

باید دانست کہ ازیں حدیث وان ارادعونا فلیقل یاعباد اللہ اعینونی یاعباد اللہ اعینونی یاعباد اللہ اعینونی چنانکہ صاحب حصن حسین از طبرانی نقل کردہ کسے کہ استدلال و حجت گیرد در باب استعانت و مدد خواستن بغیر او تعالیٰ جل شانہ از اموات چہ اعلیٰ وجہ ادنیٰ جائز نیست و نمی تواند شد بچند وجوہ در امورے کہ موجبات شرک و کفر باشد۔

وجہ اول:

آنکہ در سند ایں حدیث ابن حسان راوی ضعیف است، کما قال الہیثمی و دیگر راوی دریں حدیث عتبہ بن عزوان مجہول الحال است، کما قال فی التقریب من کتب اسماء الرجال، پس بنا بر ضعیف و مجہول الحال بودن راوی ایں حدیث قابل اعتماد واحتجاج نماندہ و مراد از عباد اللہ ملائکہ حفاظت کنندگان و نگہبان ہستند نہ اموات چنانکہ در فیض القدیر شرح جامع الصغیر مذکور است حیث قال فی فیض القدیر ان للہ ملئکۃ فی الارض یسمون الحفظۃ یکتبون ما یقع فی الارض من ورق الشجر فاذا اصاب احدکم حرجۃ ہو احتیاج الی عون بطلاۃ من الارض فلیقل اعینونی یا عباد اللہ رحمکم اللہ فانہ یحصل ان شاء اللہ رواہ ابن السنی والطبرانی من حدیث الحسن بن عمرو عن ابن حسان عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن ابن بریدۃ عن ابن مسعود قال ابن حجر حدیث غریب وفیہ معروف وقالوا فیہ منکر الحدیث وقد تفرد بہ وفیہ انقطاع بین ابن بریدۃ وابن مسعود انتہی وقال الہیثمی فیہ معروف بن حسان ضعیف قال رجاء فی معناہ خبر اخرجہ الطبرانی بسند منقطع عن عتبہ بن عزوان مرفوعا اذا اضل احدکم شیئا اواراد عونا وھو بارض لیس بھا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی ثلاثا فان للہ عباد الا نراھم الی اخرما فی فیض القدیر شرح جامع الصغیر پس ازیں حدیث حجت مدد خواستگان از موتے ثابت نمی شود۔

وجہ دوم:

آنکہ اگر مورد ایں حدیث را بر جلب منافع و سلب مضار و سبب فراخی و تنگی و صحت و مرض و طلب رزق و فرزند و دیگر حاجات از غیر خدا تعالیٰ حمل کنی پس ایں اصلا جائز نخواہد شد، زیرا کہ ایں معنی را آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ و اجماع امت قرون ثلثہ وغیرہ رو می کند، چہ ایں خبر واحد است و خبر واحد معارض و مقابل قرآن شریف نمی شود، اگرچہ ایں خبر بسند صحیح باشد چہ جائیکہ بسند ضعیف و منکر باشد یرد خبر الواحد فی معارضۃ الکتاب لان الکتاب مقدم لکونہ قطعیا متواترا النظم لا شبہۃ فی سندہ کما فی التوضیح والتلویح (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ و حجۃ اللہ البالغۃ نویسند کہ ومنہا رای من مظنات الشرک) انھم کانوا یستعینون بغیر اللہ فی حوائجھم رجائی برکتھا فاوجب اللہ علیھم ان یقولوا فی صلواتھم ایاک نعبد وایاک نستعین وقال اللہ تعالیٰ ولا تدعوا مع اللہ احدا ولیس المراد من الدعاء العبادۃ کما قال بعض المفسرین بل ھو الاستعانۃ لقولہ تعالیٰ بل ایاہ تدعون فیکشف ماتدعون انتہی خلاصۃ ما فی حجۃ اللہ البالغۃ پس از آیت ایاک نعبد وایاک نستعین و از آیت واستعینوا باللہ و از آیت ولا تدعوا مع اللہ احدا وغیرہ استعانت بغیر خدا تعالیٰ در امورے کہ موہم شرک باشد ناجائز شد موجب شرک ولہذا محمد طاہر محدث در مجمع البحار گفتہ است کہ من قصد لزیارۃ قبور الانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبورھم ویدعو عندھا ویسألھم الحوائج فھذا الایجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادۃ و طلب الحوائج والاستعانۃ حق للہ وحدہ انتہی کلامہ۔

وجہ سوم:

آنکہ مخالف و معارض ازیں حدیث مذکور در مضمون واحد حدیثے دیگر نیز در طبرانی و ابن ابی شیبہ وارد شدہ و در حصن حسین موجود است خلاصہ مضمونش اینکہ وقت گم شدن یا گریختن غلام، خدا تعالیٰ را نداکردہ بگوید یا اللہ بازگرداں چیز گم شدہ و گریختہ را قال فی حصن حصین واذا ضاع لہ شئی اوابق اللھم ادا الضالۃ وھادی الضلالۃ انت تھدی من الضلالۃ اردد علی ضالتی بقدرتک وسلطانک فانھا من عطائک وفضلک رواہ الطبرانی وھکذا رواہ ابن شیبۃ پس دریں حدیث بطریق

شرط وجزا کہ آنحضرت ﷺ نیز ارشاد فرمودند کہ در ہمچو امور کہ از او تعالیٰ برائے رد و استرداد و آن مدومی خواہند نیز از او تعالیٰ استعانت باید نمود و از غیر وے نہ شاید واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

حررہ سید محمد نذیر حسین عفی عنہ　　　سید محمد نذیر حسین

---

[1] امام مالک اس بات کو مکرہ سمجھتے تھے کہ آدمی کہے ہم نے آنحضرت ﷺ کی قبر کی زیارت کی، کیونکہ زیارت کا لفظ مشروع اور غیر مشروع طریقہ میں مشترک ہوگیا ہے بعض وہ بھی ہیں جو انبیاء اور صلحاء کی قبروں کی زیارت کرتے ہیں، ان کی قبروں کے پاس نمازیں پڑھتے ہیں، دعائیں مانگتے ہیں، ان سے حاجتیں طلب کرتے ہیں، یہ وہ افعال ہیں جن کو علماء اسلام میں سے کوئی بھی جائز نہیں سمجھتا کیونکہ حوائج کا طلب کرنا اور مدد مانگنا صرف اللہ اکیلے کا حق ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02